اردن: ''بیت المقدس کے مسئلے پر پوپ کا کردار منفرد ہوگا'' ــــ شاہ عبداللہ

۱۸ ستمبر ۱۹۹۹ء کو پوپ جان پال دوم نے اردن کے شاہ عبداللہ سے روم سے باہر اپنی گرمائی رہائش گاہ (کاسل گرینڈ ولفو) میں ملاقات کی۔ فروری میں اپنے والد شاہ حسین کی وفات پر اقتدار ہاتھ میں لینے کے بعد شاہ عبداللہ پہلی بار پوپ سے مل رہے تھے۔ دونوں حضرات نے مشرق وسطیٰ میں امن پر تبادلہ خیال کیا۔ پوپ نے دوران گفتگو میں خطے میں انجیلی مقامات، اور خاص طور پر حضرت ابراہیم کی جائے پیدائش دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ پوپ سے ملاقات کے بعد شاہ عبداللہ نے اخباری نامہ نگاروں سے باتیں کرتے ہوئے جہاں مشرق وسطیٰ کے امن مذاکرات میں ویٹی کن کی اہمیت پر زور دیا، وہیں یہ کہا کہ جب آخرالذکر مذاکرات میں بیت المقدس کا سوال زیر بحث آئے گا تو پوپ بالخصوص ''منفرد کردار'' ادا کرنے کی پوزیشن میں ہوں گے۔

واضح رہے کہ اردن میں مختصر سی کیتھولک برادری ہے جسے مرحوم شاہ حسین کے زمانہ اقتدار میں بڑی حد تک مذہبی آزادی حاصل تھی۔

شاہ عبداللہ نے کہا کہ وہ اپنے والد مرحوم کی پالیسیوں پر گامزن رہیں گے۔

افریقہ

چاڈ: بشپوں کی مشکلات اور پوپ کا مشورہ

پوپ جان پال دوم نے چاڈ کی مسیحی اقلیت اور مسلم اکثریت کے درمیان مکالمے پر زور دیا ہے۔ اگر مکالمہ نہ ہوا تو آبادی کی موجودہ تقسیم ''پختہ دشمنیوں'' میں بدل جائے گی۔ پوپ نے

معاشرے میں خواتین کے باعزت مقام کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کیتھولک مسیحیوں کو کثرت ازواج کی روایت پر عمل کرنے سے روکا ہے۔

جناب پوپ نے کہا ہے کہ چاڈ کی مسیحی آبادی ۳۵ فیصد ہے جسے اکثریتی مسلمان آبادی کے عقائد کے لیے رواداری برتنا چاہیے، تاہم مسیحی برادری اپنے حقوق سے دستبردار نہیں ہوسکتی۔ یہ مشورہ ۹ ستمبر ۱۹۹۹ء کو انہوں نے چاڈ کے بشپوں کو ان سے اپنی گرمائی رہائش گاہ پر باتیں کرتے ہوئے دیا۔ پوپ نے کہا کہ ''مذہبی آزادی میں یہ بات شامل ہے کہ ہر شخص اپنے عقائد پر کھلے عام یا گھر میں، انفرادی یا اجتماعی حیثیت میں عمل پیرا ہو سکے۔ کسی قسم کے مذہبی امتیاز کا نہ ہونا انسانی حقوق کی اصل روح ہے۔''

چاڈ کے بشپ اپنی پنجسالہ زیارت روما (ad-limina) کے سلسلے میں ویٹی کن میں تھے اور انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ اپنے بگڑتے ہوئے تعلقات کا ذکر کیا تھا۔ چاڈ میں سماجی واقتصادی اور مذہبی اسباب کے تحت گروہ بندیاں ہورہی ہیں۔ گزشتہ سال بھر سے آہستہ آہستہ ہونے والی اسلامائزیشن پر چرچ رہنما اعتراض کرتے رہے تھے۔ ان کی رائے میں مشرق وسطیٰ سے آنے والی رقوم نئی مسجدوں اور اسلامی مرکزوں کی تعمیر پر خرچ ہورہی ہیں اور تبدیلی مذہب کے پروگرام جاری ہیں۔ بعض چرچ رہنماؤں کی رائے ہے کہ چاڈ ایک دن اسلامی ریاست بن جائے گا۔

بشپوں نے پوپ کو جو رپورٹ پیش کی ہے، اس میں انہوں نے اپنی وہ مشکلات بیان کی تھیں جو جہیز اور کثرت ازواج یا داشتائیں رکھنے جیسی مروجہ رسوم کی ممانعت میں انہیں پیش آتی ہیں۔ خاندان اور شادی کے حوالے سے پوپ نے کہا کہ مسیحیوں کے لیے کثرت ازواج اور دوسری غیر مسیحی رسوم میں اس وقت دلکشی کم ہو جائے گی جب وہ خواتین کی مساوی عزت واحترام کو دل سے سمجھ لیں گے۔

اس امر پر پوپ نے خوشی کا اظہار کیا کہ چاڈ میں زیادہ لوگ پاسٹرل کام کررہے ہیں اور

چرچ معاشرے میں زیادہ سرگرم ہے۔ ان کے الفاظ میں چرچ کا سماجی کام جوبلی سال کے لیے اہم گواہی کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس موقع پر پوپ نے بین الاقوامی قرضوں کے کم کرنے پر زور دیا اور کہا کہ جوبلی سال میں متعدد ملک قرضوں میں جکڑے ہوئے زندگی گزار رہے ہوں گے۔ بشپوں نے پوپ کو بتایا تھا کہ چاڈ بری طرح قرض میں جکڑا ہوا ملک ہے، غریب اور امیر کے درمیان بہت زیادہ فرق ہے، اور اس کے ساتھ بہت زیادہ بے روزگاری اور کرپشن ہے۔

ایشیا

''---مکالمے اور انثقاف* کی ضرورت ہے۔'' ___ پوپ جان پال دوم

پوپ جان پال دوم کی رائے میں ایشیائی قوموں کے لیے چرچ کا بے مثال کارنامہ، ان کے سامنے یسوع مسیح کو بطور واحد نجات دہندہ پیش کرنا ہے، مگر اس کے لیے مکالمے اور انثقاف کی ضرورت ہے۔ پوپ اپنے خط ''ایشیا میں کلیسیا'' میں، جو ایشیائی سنڈ (synod) کی حتمی دستاویز ہے، کہتے ہیں: ''ایشیائی قوموں کو یسوع مسیح اور بائبل کی ضرورت ہے۔ ایشیا آب حیات کے لیے ترس رہا ہے جو صرف یسوع مسیح دے سکتا ہے۔'' اس خط میں پوپ اپنے ایشیائی پیروکاروں کو تلقین کرتے ہیں کہ ''عظیم ترین تحفے'' کے طور پر یسوع پر اپنے ایمان میں دوسروں کو فراخ دلی سے

---

*inculturation- کیتھولک چرچ تبشیری اور خوشگوار معاشرتی زندگی کے لیے غیر مسیحی معاشروں میں آباد اپنے پیروکاروں کو اس امر کی تلقین کرتا ہے کہ وہ اپنے معاشروں کی ثقافت سے مطابقت پیدا کریں۔ اس مطابقت کی حدود کیا ہیں؟ مختلف اہل قلم نے انہیں اپنے اپنے فکر کے مطابق بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ روزمرہ زندگی میں لباس، بول چال، علیک سلیک، خورونوش سے لے کر چرچ کا عبادتی انداز تک اس میں شامل ہے۔